

قیمت سالانہ ۂ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۶ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۸ مارچ سنہ ۱۹۱۸ء | نمبر ۱۰

گلدستۂ اخبار

انگریزی فوجیں فلسطین میں شمال کی جانب ۱۲ میل کے محاذ پر ۳ ہزار گز کے قریب آگے نکل گئی ہیں اور مغرب کی جانب یروشلیم نابلس سڑک پر آگے بڑھ گئی ہیں ء

گذشتہ سال جنوبی افریقہ کی کانوں میں ۲۹۰۲۲۱۶ قیراط ہیرا نکلا جس کی قیمت ۱۳۸۱۰۷۷ پونڈ ہوئی۔

ناروے اور برطانیہ عظمیٰ کے درمیان جو جہازوں کے متعلق تنازعہ تھا وہ فیصل ہوگیا ہے۔

ناروے اور امریکہ کے ساتھ بھی متفرق معاملات میں اقرارنامہ ہوگیا ہے۔

۲۵ فروری کو ڈنمارک کا ایک جہاز ایسٹ انڈیز کو جاتا ہوا جزایر میو کے پرے طوفان سے بے کار ہوگیا ؛

دشمن نے جنوری میں فرانس میں برٹش مقامات پر رات کے وقت ۱۲۶۱ اور دن کو ۲۱ ۲ ٹن بم پھینکے۔

برٹش محکمہ جہازرانی اور فوجی ہوائی جہازوں نے دشمن کے رقبوں پر دن کے وقت ۵۹۰۰ اور رات کو ۵۳ ۷ ٹن بم پھینکے۔

امریکہ کے محکمہ جنگ نے اپنے ہوائی سامان کے لئے ۲۵ کروڑ ڈالر اور کانگرس سے مانگے ہیں۔

قبل ازیں اس محکمہ کو ۶۰ کروڑ ڈالر اس مطلب سے خرچ کرنے کا استحقاق حاصل ہوچکا ہے۔

روس میں اتحادیوں کے سفیروں کی روانگی کے وقت اُن کے ساتھ بڑی بدسلوکی کی گئی۔

رومانیہ نے وسطی طاقتوں کے ساتھ صلح کے بارے میں گفتگو کرنا منظور کرلیا ہے۔

صلح کے بارے میں یہ گفتگو بخارسٹ میں ہوگی

رانگون کے رومن کیتھولک بشپ نے برہمی اور کرن مسیحیوں سے فوج میں بھرتی ہونے کی اپیل کی ہے۔

برہما کی امریکن بیپٹسٹ مشن بھی برہمی اور کرن مسیحیوں کو فوج میں بھرتی کررہی ہے

بغداد میں جنرل ماڈ کی ایک یادگار قائم کی جائے گی۔

اس کے متعلق خود بغداد میں ایک لاکھ روپیہ چندہ ہوچکا ہے۔

گجرات کے ڈپٹی کمشنر صاحب مسٹر عیسیٰ داس اپنے ضلع میں دورہ کررہے ہیں اور بھرتی کے لئے جابجا اپیل کررہے ہیں۔

آوور سے فنڈ کی ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس زیر صدارت ہر اکسیلنسی لیڈی چیمسفورڈ دہلی میں وایسریگل لاج میں ۲۰ تاریخ کو ہوگا۔

بنگال میں امسال ۱۲۴۲۰۰ ایکڑ زمین میں گیہوں کاشت ہوئی ہے۔ گذشتہ سال ۲۸۲۰۰ ایکڑ تھی۔

اٹلی تاحال اتحادیوں کے دوش بدوش دشمن کے ساتھ لڑنے کو تیار ہے۔

تار برقیات

دشمن کے جارحانہ حملے

لنڈن ۴ مارچ۔ بنٹن ہاؤس میں انگلو فرنچ سوسائٹی کے سامنے تقریر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ عنقریب جرمن فوجیں روس سے فارغ ہو کر برٹش اور فرنچ پر جلد حملہ نہ کریں تو یہ حقیقت فاش ہو جائے گی کہ جرمن جارحانہ حملہ کرنے کے ناقابل ہیں۔ فرانسیسی فوجیں ایسی مسلح ہیں کہ حملہ آور توپخانہ کی ایسی سخت آتشباری کا نظارہ دیکھیں گے کہ دنیا کی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔

لنڈن ۵ مارچ۔ سر ڈگلس ہیگ کا گذشتہ رات کا مراسلہ مظہر ہے کہ ہم نے لینز کے مغرب میں ایک سخت جنگ کر کے ایک حملہ کو پسپا کر دیا۔ اس لڑائی میں ہم نے دشمن کے بہت سے مارے اور سپاہی اسیر کر کے لے آئے۔ ہم نے سینٹ کونٹین پر بھی یورش کنندگان کو بھگا دیا۔

لنڈن ۵ مارچ گذشتہ شب کا فرانسیسی مراسلہ مظہر ہے کہ میز کے مشرق میں ہم نے ایک برفانی طوفان کے اندر دھاوا کیا اور ۱۲۰۰ میٹر کے محاذ پر دشمن کی ایک لائن میں گھس گئے اور بعض جگہ ہم ۶۰۰ میٹر کے عمق میں آگے چلے گئے جبکہ دھاوا جاری تھا تو اس وقت دشمن نے بالمقابل حملہ بائیں بازو پر کیا۔ جو سخت لڑائی کے بعد پسپا کر دیا گیا۔ اور اس میں دشمن کا خاصہ نقصان ہوا۔ تاحال ۱۵۰ قیدیوں کا شمار کیا گیا ہے جو ہم لے آئے ہیں۔ ہمارے نقصانات بہت ہی خفیف تھے۔ بزن واک پر دشمن نے ایک دھاوا کیا جو ہماری آتشباری کے نیچے پاش پاش ہو گیا۔ ارگونزن کی مشرقی خندقوں پر حملہ کیا جو نیز پسپا کر دیا گیا۔

لنڈن ۵ مارچ۔ سر ڈگلس ہیگ کا آج کے سہ پہر کا مراسلہ راوی ہے کہ آسٹریلیائی فوج نے وارنٹین کے مورچوں پر کامیابی کے ساتھ حملہ کیا جس میں انہوں نے قیدی اور دو کلدار توپیں گرفتار کریں۔ اسی گرد و نواح میں دشمن کی ایک پارٹی نے حملہ کیا جس کو ہم نے پسپا کر دیا ہمارے طلائے سینٹ کونٹین کے جنوب میں حملہ آور ہو کر متعدد سپاہی پکڑ لائے۔

فرانس میں امریکن توپخانہ

لنڈن ۴ مارچ ہیگ۔ جاپانیوں کی سائبیریا کی نقل و حرکت کے متعلق خبروں سے جرمن پولیٹیکل حلقوں میں بڑی کھلبلی مچ رہی ہے۔ پرجوش اخباری حواشی سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی سائبیریا میں نہیں لڑینگے۔ لیکن اگر جاپان جرمنی کے اُن فوائد کو زائل کرینگے جو اُس کو روس کے ساتھ صلح کر لینے سے پہنچے ہیں تو جرمنی فوراً جواب دیگا۔ اگر روس درخواست کرے تو جرمنی اُس کو جاپان کے ساتھ مقابلہ کرنے میں مدد دے گا۔ اور اس وقت اُس کی اپنی ہی شرائط مد نظر رکھی جائیں گی۔

لنڈن ۵ مارچ۔ اخبار ڈیلی میل کہتا ہے کہ توقع کیجاتی ہے کہ سائبیریا میں جاپان کی مداخلت کے متعلق خط و کتابت آخر کار آئندہ ۲۴ گھنٹوں میں پہونچ جائے گی۔ برطانیہ عظمیٰ فرانس اور اٹلی کے سفیر مقیمی ٹوکیو ارادہ کرتے ہیں کہ وہ ملکر اس امر کی نمائندگی کریں کہ سائبیریا میں اتحادیوں کے فوائد کی حفاظت میں اقدام کئے جانے کی درخواست کریں۔ متحدہ نمائندگی میں امریکن سفیر مقیمی ٹوکیو کے شامل ہونے کی توقع نہیں کیجاتی ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی امید نہیں کی جاتی کہ امریکہ کی اس امر میں کوئی مخالفت کیجائے گی۔

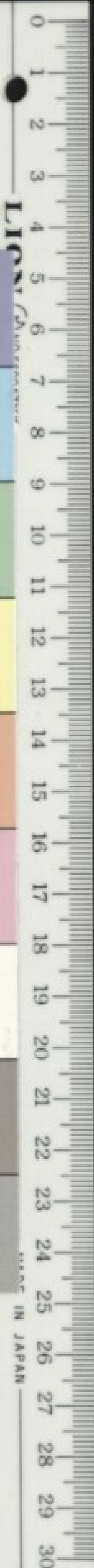
لنڈن ۵ مارچ پیرس۔ ایم پیچیون نے سفارتی حالت اور روسی جاپانی خط و کتابت کی بابت ایران کی معاملات خارجیہ کی کمیٹی کے روبرو ایک بیان دیا۔ اس کمیٹی کے ممبروں نے بعد ازاں صاف صاف بیان دینے سے انکار کر دیا مگر انہوں نے یہ سمجھا دیا کہ سنجوریا اور سائبیریا میں جاپان کی مداخلت کا ذمہ اتحادیوں نے جاپان ہی پر منحصر رکھا ہے۔

سائبیریا میں لڑائی

لنڈن ۵ مارچ۔ شنگھائی۔ ہاربن سے ایک تار مجبر ہے کہ ٹرانس سائبیرین ریلوے پر دوریا میں کاساک لیڈر جنرل سامنافت اور بولشیویکوں کے درمیان سخت لڑائی ہوئی۔ موخر الذکر نے جس کی تعداد بہت سی تھی اور جو عمدہ طور پر مسلح تھے۔ اول الذکر کو وہ مقام چھوڑ دینے پر مجبور کر دیا۔ چونکہ بولشیویک پارٹی ولاڈی ووسٹوک کی جبیہ خرید کی کمپنیوں کو دھمکا رہی ہیں اس لئے انہوں نے انبار خانوں کی محافظت کا اور زیادہ ذمہ دار ہونے سے انکار کر دیا ہے

لنڈن ۔ امسٹرڈم ۔ قسطنطنیہ کی ایک تار خبر مجبر ہے کہ وزیر اعظم صلح کی بات چیت میں شریک ہونے کے لئے بخارسٹ کو چلا گیا ہے۔

سا روس اور جرمن کے درمیان جو صلح ہو گئی ہے اُس پر ۳ مارچ کی شام کو دستخط ہو گئے ہیں۔



ایڈیٹوریل نوٹس

خدا کی محبت

(۱)

یوحنا رسول پہلے خط میں فرماتا ہے کہ "خدا محبت ہے" اور کہ "خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے" لیکن سوال لازم آتا ہے کہ خدا کی محبت کس قسم کی محبت ہے؟ کامل محبت کی تعریف کیا ہے؟ کامل محبت ہونے کے لئے لازم ہے کہ وہ محبت خالص ہو اور جو بدلتی نہ ہو۔ کیا ہم والدہ کی اُس محبت کو کامل محبت کہہ سکتے ہیں۔ جو وہ اپنے فرزند سے اس وقت رکھتی ہو جب وہ نیک اور فرمانبردار ہو۔ مگر جب لڑکا خراب اور نافرمانبردار ہو گیا تو والدہ کی محبت بھی کافور ہو جائے؟ کلام میں سچی محبت کی مثال فضول خرچ بیٹے کے والد کی تمثیل میں دکھائی ہے۔ یہ وہ پدرانہ محبت ہے جو بیٹے کی شرارت سے جو اُس کی بربادی کا باعث تھی نفرت تو کرتی ہے۔ مگر بیٹے کو اور زیادہ پیار کرتی ہے۔ کیونکہ اُس کو اُس لازوال محبت کی ضرورت اُس وقت تھی جس کی ضرورت قبل ازیں کبھی نہ پڑی تھی۔ جس محبت کی ہم خدا میں ہونے کی توقع کرتے ہیں اور جو بالخصوص اُسی میں سے جاری ہوتی ہے۔ جس کا خاکہ پولوس رسول نے کھینچا ہے کہ "مجھ کو یقین ہے کہ خدا کی جو محبت ہمارے خداوند یسوع مسیح میں ہے اُس سے ہم کو نہ موت جدا کر سکیگی نہ زندگی نہ فرشتے نہ حکومتیں نہ حال کی نہ استقبال کی چیزیں۔ نہ قدرتیں نہ بلندی نہ پستی نہ کوئی اور مخلوق"۔ بیشک خدا کی محبت غیر متبدل ہوگی اور بے رو رعایت۔ "وہ اپنے سورج کو بدوں اور نیکوں دونوں پر چمکاتا ہے اور راستبازوں اور ناراستوں دونوں پر مینہ برساتا ہے"۔ بلکہ خدا کی محبت اس کثرت سے ہونی چاہیئے کہ وہ نہ صرف اُنہیں سے جو آسمان پر ہیں بلکہ اُن سے بھی جو زمین پر ہیں۔ نہ صرف راستبازوں ہی سے وہ محبت کرے بلکہ بدکاروں اور سیہ کاروں سے بھی۔ ہاں لاریب آسانی یا راستباز لوگ اس کی محبت کو بخوشی و خرمی قبول کر لیتے ہیں۔ مگر بدکار لوگ اپنے دلوں کو ایسا بند کر لیتے ہیں کہ اُس کی محبت کو اپنے اندر مطلق آنے ہی نہیں دیتے۔

"پر محبت خدا اپنے پیارے بچوں کو پیار کرنے سے کبھی باز نہیں رہ سکتا۔ اگرچہ ہمارے گناہ اور خدا سے اجنبی ہو جانا ہمارے دلوں پر بڑا بھاری اثر پیدا کرتا اور ہمارے دلوں کو پاش پاش کر دیتا ہے۔ تو بھی ہماری یہ حالت خدا کے دل کو تو اور بھی بہت زیادہ پاش پاش کرتی ہے۔ اور جس خدا کے دل میں گنہگاروں کی طرف سے رنج و افسوس نہیں اور اُن سے اُس کا دل پاش پاش نہیں ہوتا۔ اس میں محبت بھی نہیں بستی اور نہ ہی وہ محبت کا خدا یا محبت کرنیوالا خدا کہلانے کا مستحق ہی ہو سکتا ہے۔ ایسا خدا نہ صرف خدا ہی کہلانے کا مستحق نہیں بلکہ انسانیت کے درجہ سے بھی گرا ہوا ہوگا۔ جب تک کہ محبت خدا میں ہے تب تک یہ محبت اُس کے اندر کھلا ہوا زخم۔ ابدی رنج اُس کے پرمحبت دل میں رہیگا۔ لیکن اگر کسی وقت خدا کی محبت زایل ہو جائے! اور یہ ناممکن امر ہے تو ظاہر ہے کہ وہ رنجیدگی اور افسوس بھی ایک وقت زایل ہو جائے گا جو اُس میں گنہگار انسان کی بابت ہے۔ پس چونکہ محبت میں دکھ کا ہونا لازمی امر ہے۔ لہٰذا گنہگار کی حالت سے رنجیدگی اور اپنے گنہگار فرزند کی ہلاکت سے بھی افسوس اُس کے دل میں ضرور ہی ہوگا۔ کیا خدا اپنے گنہگار فرزند کو ہلاک کر دیگا یا اُس کو جہنم واصل کر دیگا؟ کیا اُس کی یہی خوشی ہے کہ ایسے لوگ بالضرور ہلاک ہو جائیں؟ ہرگز نہیں! خدا ایسے کفر سے بچائے!! کیا یہ خدا کی دانائی اور قدرت پر دھبہ لگانا نہ ہوگا۔ اگر ہم کہیں کہ انسان کی بدکاری خدا کی نیکی اور بھلائی سے زیادہ زورآور ہے؟ اور اگر ہم کہیں کہ جس بات کی خدا ترمیم نہیں کر سکتا اُس کا وہ بالکل خاتمہ ہی کر ڈالتا ہے؟ اگر کوئی شخص خدا کو ایسا ہی کمزور اور کم طاقت تصور کرے تو بلاشبہ وہ اُس کی قدر عام انسانوں سے بھی کہیں نیچے کرتا ہے۔

یہ ضروری امر ہے کہ کسی نہ کسی طریق سے جس سے خواہ ہم واقف ہوں یا نہ ہوں۔ خدا اپنی محبت میں وفادار رہیگا۔ وہ اپنے برگشتہ فرزندوں کو بالضرور تلاش کرکے واپس گھر لے آئیگا۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی ضروری امر ہے کہ وہ اُس کو اُس کی شرارتوں اور گناہ سے چھڑائے اور پاک کرے۔ لیکن سوال لازم آتا ہے کہ وہ کس طرح یہ کام کرتا ہے؟ اس سوال کے جواب میں آؤ ہم پھر اسباب پر غور کریں۔ کہ کوئی والدہ کس طرح سے اپنے برگشتہ فرزند کو واپس لاتی ہے۔ لڑکا خواہ بھلا ہو خواہ برا ماں باپ کی محبت کبھی اُس سے جاتی نہیں رہتی۔ وہ پھر گرم۔ سرد موقعوں پر اپنی سرگرم اور فوت نہ ہونیوالی محبت سے اُس کو چمٹی رہے گی۔ خواہ اُس کے گناہ اور رسوائیاں کیسی ہی کچھ کیوں نہ ہوں تو بھی اُس کی محبت جوش زن ہوتی ہے۔ کہ کاش میرا بیٹا بہتر ہو جائے اور وہ سارے صفات اُس میں

یہ امر جاتیں جو بنی نوع انسان کے تجربہ میں فیصل اور واقعہ ثابت ہو چکی ہیں اُس کے بڑے کام اُس کی نظر میں خواہ کیسے ہی مکروہ اور مذموم کیوں نہ ہوں اُن سے ماں کے دل کو کیسا ہی رنج اور دکھ کیوں نہ ہو تس پر بھی وہ اپنے بیٹے کو اپنی جان سے بھی زیادہ پیار کرتی ہے۔ والدہ اپنے ہی دلی جوش اور تحریک کی تاثیر کے ذریعہ سے اُس کو اُس کی بری راہوں سے موڑ لیتی ہے۔ اور اپنی محبت اور اُلفت کا مزہ دکھا لیتی ہے۔ اور اپنے پاس کھینچ لیتی ہے اور یہی خدا کا بھی طریق ہے۔ ذرا کلوری پر صلیب کے اوپر اپنی آنکھیں اُٹھاؤ اور دکھ برداشت کرتی ہوئی محبت کی طرف اپنے کان دھرو۔

امن اور جنگ

امن اور جنگ باہم دو متباین حالتیں ہیں۔ جن میں سے کبھی ایک میں اور کبھی دوسرے میں ہر ایک فرد بشر کا خواہ بحیثیت فرادی فرادی اور کل بنی نوع انسان کا بحیثیت قومیت گذر ہوتا ہی رہتا ہے۔ خواہ وہ امن اور جنگ کی حالتیں دنیاوی ہوں خواہ اخلاقی خواہ روحانی۔ ہماری دنیا کی مرغوب اور مکمل حالت جس کو دوسرے الفاظ میں امن اور صلح کی حالت کے دلپسند نام سے نامزد کیا جاتا ہے وہ ہے جس میں تمام قومیں اور تمام افراد بنی آدم کی باہم یگمیل اور محبت سے رہیں اور سب کے سب ملکر اپنی باقاعدہ باقرار مفید زندگی کے فرائض کی ادائگی میں منہمک رہیں۔ ہم اس حالت کو معمولی اور طبعی سمجھتے ہیں اور ایسا ہی سمجھنا چاہیئے بھی۔ اور یہی دراصل وہ حالت تھی جس میں انسان خلق کیا گیا تھا اور دنیا میں رکھا گیا تھا۔ اس پر اُس کو پورا اختیار دیا گیا تھا اور حکم تھا کہ وہ اس کی نگرانی اور خبرداری کرے لیکن برعکس اس کے جنگ اس قانون کی خلاف ورزی کا نام ہے۔ اور گناہ ہے۔ جنگ سے یہ مراد ہے کہ ایک شخص کسی دوسرے شخص پر حملہ کر کے اُس کے حقوق میں مداخلت کرے۔ اور اُس کی مجبّا امن زندگی کو منغص کرے اور اُس کی اُس پُر امن زندگی کو دکھوں اور مصائب کی زندگی بنادے اور اُس شخص کو بے خوف وخطر کام کرنے اور مسرور ہونے کے امکان کو زائل کر دے۔ یہی باتیں اُس وقت بھی صادق آتی ہیں۔ جب ایک قوم دوسری قوم پر حملہ کرے اور دوسری قوم کے حقوق اور امن اور قومی زندگی میں خلل ہو جائے۔

جنگ کا خاص موجب گناہ ہے۔ اور جہاں گناہ زیادہ ہے وہاں جنگ وجدل اور لڑائی جھگڑے بھی زیادہ ہیں۔ افراد یا قوم کے تمام ناراست سلوکات گناہ کے مختلف ظہورات ہیں۔ اور دنیا کی موجودہ حالت اور اُس کی گذشتہ تاریخ اس امر کو ظاہر کرتی ہیں کہ یہ پُشت گنہگاروں کی نسل ہے۔ لیکن دشمنوں کے حملہ سے اپنی زندگی یا گھر یا ملک کی حفاظت کرنا گناہ نہیں ہے۔ برخلاف اس کے اپنی جان یا مال وغیرہ کی حفاظت کے لئے دشمن کے حملہ کی مدافعت کرنا شرافت اور راستی اور نیک نیتی ہی ہے۔ اگر کوئی آدمی یا قوم نیک ہے تو وہ ضرور اپنے مال وجان کی حتی الامکان حمایت اور حفاظت کریگا۔ اگر ہم اپنے ملک اور گھروں کی حفاظت میں دشمن کے حملہ کی مدافعت نہ کریں تو یہ ہمارا قصور اور گناہ ہے۔

خداوند مسیح کی انجیل امن کے لئے ہے اور امن ہی کی تعلیم دیتی ہے مسیح ابلیس کے کاموں کو نیست کرنے آیا ہے۔ جب شیطان اور اُس کے فرشتوں نے خدا کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تو آسمان میں اُن کے درمیان جنگ ہوئی۔ شیطان اور اُس کی فوج کو شکست فاش ہوئی اور وہ آسمان سے نکال اور دوزخ میں ڈال دیئے گئے۔ جس رات خداوند یسوع مسیح گرفتار کر لئے گئے تو مسیح نے اپنے شاگردوں کو تلوار لینے کا حکم دیا اور جب اُسے بتایا گیا کہ دو تلواریں تو ہیں تو اُس نے اُنہیں جھڑکا نہیں اور نہ ہی کہا کہ تم تلواریں پھینک دو بلکہ اُنہیں کہا کہ رکھو۔ بس یہی کافی ہے۔ مسیحیوں کا فرض ہے کہ جنگ اور اُس کے موجب سے حتی الوسع اجتناب اور احتراز کریں۔ لیکن اگر اُن پر حملہ ہو تو اُنکو اجازت ہے کہ بمقدور اپنی حفاظت اور حمایت کے لئے تیار ہوں اور وحشی جانوروں یا وحشی آدمیوں کا مقابلہ کریں۔ یہی صورت ہمارے اتحادیوں نے موجودہ جنگ میں اختیار کی اور راستی اور امن کے لئے جنگ میں مشغول ہیں۔ دیگر اقوام کی اور اپنے حقوق کی حمایت کرتے ہیں بشخص اور قومی پُر امن زندگی کے از سر نو بحال کرنے کے لئے جان و مال ہر دو سے تیار ہیں۔ خدا کرے کہ وہ اپنی نیک نیتی اور دل کی راستی کے سبب سے اس جنگ میں کامیاب ہوں۔

بعض لوگ کیوں غریب ہوتے ہیں؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے ایک انگریزی اخبار مفلسی کی ذیل کی وجوہات پیش کرتا ہے۔ یعنی اس لئے

اُن کے خیالات اُن کی تھیلیوں سے زیادہ بڑے ہیں۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ دنیا اُن کی زندگی کی مقروض ہے۔ وہ اپنے اخراجات کا حساب نہیں رکھتے۔ وہ مسرت سے پیشتر "فرض" کے مقولے کو الٹ کر پڑھتے ہیں۔ اُن کے مشغلے (دل بہلانے کی باتیں) بہت ہی زیادہ اور بہت ہی مہنگے ہوتے ہیں۔ وہ چھوٹی چھوٹی چیزوں کو





محفوظ رکھنا مناسب نہیں سمجھتے - وہ بہت ہی جلد دولتمند ہونے کی کوشش میں بجنۃ فارغ البالی کے خطرہ میں پڑ جاتے ہیں - وہ اپنی نیک طینتی اور فیاضی پر اپنے دوستوں کو بھروسہ رکھنے دیتے ہیں - وہ اُس کام کو کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس کی دوسرے لوگ اُن سے توقع رکھتے ہیں - مگر وہ نہیں کرتے جس کو وہ خود کر سکتے ہیں - والدین کفایت شعار ہوتے ہیں - مگر بچوں کے دلوں میں فضول خرچی کے خیالات ہوتے ہیں - جس کام کو وہ کل پر چھوڑ سکتے ہیں اُسکو آج ہی نہیں کر لیتے وہ ٹھیکوں یا معاہدوں کا تحریری ہونا فضول سمجھتے ہیں - وہ لوگ قرضدار ہونا پسند کرتے ہیں مگر اس کام کو کرنا پسند نہیں کرتے جس کو وہ درجہ سے نیچا سمجھتے ہیں - وہ اس بات کا خیال نہیں کرتے کہ اُن کے گھروں کے چھوٹے چھوٹے گروی یا رہن انہیں کسی نہ کسی وقت گھر سے نکال دینگے وہ فیصلہ کر دینے کی نیت سے دوستوں کے تمسکات یا اقرار ناموں پر دستخط کر دیتے ہیں اور بہت سا کام اپنے ذمہ لے لیتے ہیں - جبکہ وہ اُنکی نگرانی یا اُن پر نگرانی نہیں کر سکتے -

---

جرمن کا جارحانہ حملہ

جو جنگی خبریں موصول ہو رہی ہیں - اُن سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جرمن نے اپنے نئے جارحانہ حملہ کا آغاز کر دیا ہے - چنانچہ جو حملے انہوں نے حال ہی انگریزی اور فرانسیسی محاذوں پر کئے ہیں وہ اپنی نوعیت میں زیادہ بھاری ہیں - مگر اتنے کامیاب نہیں - کیونکہ اگر اُن کو حملے تصور کیا جائے جو خاص خاص مورچوں اور مقامی مقاصد سے کئے جا رہے ہیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ بلاشبہ وہ پورے طور پر ناکام رہے ہیں - کیونکہ اکثر صورتوں میں قبل ازیں کہ وہ اتحادی خطوط تک پہنچ جائیں بالکل پاش پاش کر دیئے گئے - اور اگرچہ چند ایک صورتوں میں وہ اتحادی خط پر دباؤ دے کر گھس بھی آئے تو بھی فوری بالمقابل حملوں کے ذریعہ اُسی وقت وہاں سے نکال بھی دیئے گئے اور اگر خیال کیا جائے کہ یہ حملے برخیص تھیں تا کہ اتحادیوں کے جنگی امور سے واقفیت پیدا کریں - اور اُن کے مورچوں کو بھی ہلاک کریں - تو یہ بھی مقصد اُن کا تا حال پورا نہیں ہوا - کیونکہ حملہ آوروں نے اپنے فوائد کی بہ نسبت نقصان بہت ہی اُٹھایا ہے - اور انگریزی حملوں کے مقابلہ میں اکثر اپنی فوج کو مخالف ہمیشہ ہوشیاری سے ہٹا لیتا رہا ہے - جو لوگ مغربی میدان میں اتحادیوں کی فوجی حالت کا اندازہ لگاتے بخوبی ماہر ہیں - وہ اُن کے مقابلہ اور مدافعت کی قابلیت کے کما حقہ قائل ہیں - اپنے جارحانہ حملوں کے ساتھ ساتھ جو وہ اب کر رہا ہے وہ نہایت ہی سرتوڑ پولیٹیکل کارروائیاں بھی کر رہا ہے کہ اتحادیوں کی آبادی میں نفاق ڈالکر یا کسی اور طرح پر اُن کو کمزور کر دے - مگر اتحادی بھی اس پہلو میں بے خبر یا غافل نہیں ہیں - وہ بھی ہر ممکن وسائل سے اس کی اس کارروائی کو دریافت کر اور فوراً اُس کا علاج کر لیتے ہیں

برازیل کا پریذیڈنٹ

برازیل میں امریکہ کی طرح پریذیڈنٹ ہی مقرر ہوا کرتے ہیں - جن کی میعاد پریذیڈنسی چار سال کی ہوتی ہے - اور ہر میعاد آخری سال کی یکم مارچ کو پریذیڈنٹ کا انتخابی جلسہ ہوا کرتا ہے جو پریذیڈنٹ اس وقت اپنے عہدے سے سبکدوش ہوا ہے - اُس کا نام وینسیسلاؤ براز ہے - قانون کے مطابق سبکدوش شدہ پریذیڈنٹ فوراً ہی دوسری مرتبہ اُس رتبہ پر فائز ہونے کا مستحق نہیں ہے - ہاں وہ کسی وقفہ کے بعد منتخب ہو سکتا ہے جیسا کہ سیلہور روڈریگس الویز کی حالت ہے جو حال ہی میں دوسری مرتبہ منتخب ہوا ہے - وہاں کا قاعدہ یہ بھی ہے کہ پریذیڈنسی کا امیدوار سبکدوش ہونے والے پریذیڈنٹ یا وائس پریذیڈنٹ کے ساتھ کوئی خونی یا شادی کا رشتہ نہ رکھتا ہو - پریذیڈنٹ اور وائس پریذیڈنٹ ہر دو براہ راست لوگوں کی کثرت رائے سے منتخب ہوا کرتے ہیں - پریذیڈنٹ کے اختیارات بہت وسیع ہوتے ہیں - اور وہ وزیروں کو مقرر یا معزول کر سکتا ہے - افواج اور محکمہ جہاز رانی پر سب سے بڑا اختیار رکھتا ہے - اور بعض صورتوں میں اُسکو اعلان جنگ اور صلح کرنے کا بھی اختیار حاصل ہوتا ہے سیلہور الویز ۱۹۰۲ء میں پریذیڈنٹ ہونے سے پیشتر وزیر مال اور صوبہ ساؤ پاؤلو کا گورنر بھی رہ چکا تھا - اور زیرک و ہوشیار حکمران اور خزانچی ہونے کی شہرت بھی رکھتا ہے - یہ امر نہایت مسرت بخش ہے کہ وہ اتحادیوں کا بڑا بھاری حامی اور ہمدرد ہے اور ممکن ہے کہ وہ جرمنی کے خلاف جنگ میں کسی وقت شریک بھی ہو جائے -

---

جاپان بھی چوکنا اور تیار ہے

روس کی موجودہ ابتر حالت سے جاپان کو بھی فکر دامنگیر ہو گئی ہے - چنانچہ رائٹر کی تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ سائبیریا میں جرمن اثرات کی مداخلت کے سبب سے بعید مشرق میں امن قائم رکھنے کی صورت پر بیباک خیالات ہم مرکز ہو رہے ہیں - بعض حلقوں

میں اندیشہ محسوس ہو رہا کہ جرمن تحت البحر کشتیاں اور ہوائی جہاز ولاڈیووسٹوک سے بہت جلد مشغول ہونیوالی ہیں۔ لہذا اتفاق ہے کہ جاپان جرمن تخویف کے دباؤ کے معاملہ میں بہت جلد عمل کارروائی کرے۔ سائبیریا میں جو دو لاکھ آسٹریا اور جرمن اسیران جنگ ہیں انکو آزاد اور ہتھیاروں سے مسلح کر دیا گیا ہے۔ یہ سخت دھمکی تصور ہوتی ہے۔ جو جرمن بعید مشرق کو دے رہا ہے۔ مگر یقین کیا جاتا ہے کہ خواہ جاپان کیسا ہی ضروری اور جلد اقدام اس معاملہ میں کرے تو بھی وہ برطانیہ عظمیٰ اور امریکہ اور اتحادیوں کے ساتھ پورے سمجھوتہ کے بعد ہی کریگا۔ اور جب اُن کی جانب سے پورا یقین دلایا جا چکیگا تو بلا کسی قسم کے شبہ کے خوف کے وہ اتحادیوں کے فوائد کی نگرانی کرنے میں آزاد ہوگا۔ جاپانی گورنمنٹ اس امر کو بھی قدر کی نگاہوں سے دیکھتی ہے کہ یہ غلط فہمی قطعاً دور ہو جائے کہ جاپان اپنے ہی فوائد کو ترقی دینے میں نئی حالت سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔

انگلینڈ اور امریکہ و چین کی مدد جاپان کو

جاپان کے اس ارتکاب جنگ میں انگلینڈ اور امریکہ ہر دو ملکر کام کرنے پر بالکل آمادہ ہیں۔ چنانچہ ڈیلی نیوز کے ایک تازہ اڈیٹوریل میں درج ہے کہ سردیائی ریلوں کے دشمن کے ہاتھوں میں پڑجانے سے روکنے کے لئے جنگی بنیاد تو ہے۔ مگر جو معیار اس مرحلہ میں اختیار کیا جائے لازم ہے کہ اس میں روس کے فوائد کو مدنظر رکھا جائے۔ واشنگٹن سے جو بیان موصول ہوا ہے کہ جاپان نے سائبیریا میں متحدہ فوجی عمل کرنے کو مدنظر رکھتے ہوئے امریکہ اور دول متحدہ سے جو استفسار کیا ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپان کی رائیں درست ہیں۔ واشنگٹن کی ایک خبر سے ظاہر ہوتا ہے کہ سائبیریا میں جو مجوزہ حملہ آور کرنے کا قصد کیا ہے وہ تمام سرکاری حلقوں میں حاوی ہے۔ مسٹر ولسن ولاڈیووسٹوک میں بہم رسانی امداد کو بچانے اور سائبیریائی ریلوں پر قابض ہونے کی غرض سے جرمنی کی پیشقدمی کو روکنے کو مدنظر رکھتے ہوئے امریکن مداخلت کے سوال پر غور و فکر کر رہا ہے۔ شنگھائی سے یکم مارچ کا ایک تار آمدہ از لندن جو ہانگ کانگ پوسٹ اخبار کو موصول ہوا ہے وہ مظہر ہے کہ چینی پریس کہتے ہیں کہ چار چینی ڈویژن سائبیریا میں جاپان کے ساتھ ملکر جنگ کرینگے۔

حقوق طلب مستورات کی فتح

دو دن کی بحث کے بعد ۱۰ جنوری کو ہاؤس آف لارڈز نے لارڈ لوربرن کی اس تحریک کو کہ مستورات کے رائے دینے کے حقوق ریفارم بل میں سے کاٹ دیئے جائیں۔ ۲۱ کے مقابل میں ۱۳۴ رائوں سے رد کر دیا۔ ویسٹ منسٹر گزٹ اس پر ریمارک کرتا ہے کہ ایسے امرا تھے جنہوں نے موجودہ حالات کی ضرورت کی وجہ سے اتفاق نہ کرنے سے انکار کر دیا۔ ممکن ہے کہ بعض ایسے ہوں۔ (اور وہ بہت ہی کم ہیں) جنہوں نے اپنے ہی یقین اور قابلیت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے حقوق طلب مستورات کے حق میں رائے دی ہے۔ مگر کثرت رائے کی مقدار اسباب کو ظاہر کرتی ہے کہ جس پر ہم سب شبہ کرتے تھے۔ یعنی کہ امرا کی ایک کثرت ہے جو اس تبدیل کے حق میں تھی گذشتہ رات کے فیصلہ سے اب ہم اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ مستورات کے رائے دینے کے حقوق کے بارے میں جو جھگڑا مدت سے متفرق صورتیں بدلتا رہا ہے اُس کا انجام فتح سے ہوگیا ہے۔ اور کہ چند ہفتوں کے عرصہ میں سٹیچوٹ بک (یعنی حقوق کی کتاب) میں ایک معیار قائم کر دیا جائیگا جس کے مطابق مستورات پہلی مرتبہ پارلیمنٹ کے انتخابات میں ووٹ (رائیں) دینے کے قابل ہو جائینگی۔

امپیریل انڈین ریلیف فنڈ

اس فنڈ کا موجودہ چندہ ۳۱ جنوری ۱۹۱۸ء تک کل ۳۸۱۱۰۰۰ روپیہ تھا اس پر بنکوں کا سود جو وصول ہوا اُس کی تعداد ۸۲۰۰۰ روپیہ تھی۔ پس کل آمدنی اس فنڈ کی ۱۴۷۳۱۰۰۰ روپیہ کی ہوئی۔ کل خرچ اس مذکورہ تاریخ تک ۷۸۳۵۰۰۰ روپیہ تھا۔ اس صورت میں ۳۱ جنوری ۱۹۱۸ء پر کل بقایا ۶۷۹۶۰۰۰ روپیہ رہا۔ جنوری ۱۹۱۸ء میں جو چندہ اس فنڈ کے ہاتھ آیا اُس کی تعداد ۹۱۹۰ روپیہ تھی جبکہ اسی عرصہ میں کل ۱۶۱۵۰۸ روپیہ خرچ ہوا۔ اس کے علاوہ شاہ و شہنشاہ کی گورنمنٹ نے اس چندہ میں فنڈ کی کل رقم کے نصف حصہ کے برابر یعنی قریب ۱۵ لاکھ روپیہ دیا۔



امریکن اور برٹش سپاہیوں کے عرف

آجکل یوروپی جنگ کے موقعہ پر امریکن سپاہی برٹش سپاہیوں کو اور برٹش سپاہی امریکن سپاہیوں کو اُن کے خاص عرف سے معروف کرتے ہیں۔ چنانچہ یوروپ میں امریکن سپاہیوں کو "دہتی" کے نام سے موسوم کیا کرتے ہیں۔ اس پر امریکن اخبارات اعتراض کرتے ہیں کہ اس نام میں اُن کو کافی اعزاز نہیں دیا جاتا ہے بلکہ برعکس اس کے اس نام سے صرف اُن کا بیان ہی ہوتا ہے۔ امریکن خانہ جنگی کے موقعہ پر امریکن یعنی یونائیٹڈ سٹیٹ کے سپاہی "یانک" کہلاتے تھے اور وہاں کی متحدہ فوج کے سپاہی "جانی ریب" کہلاتے تھے۔ حال میں جو یورپ میں امریکن سپاہی "ستمی" کہلاتے ہیں۔ وہ اُن کا لقبی نام معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ سو برس کا عرصہ گذرتا ہے کہ امریکن خود یونائیٹڈ سٹیٹ کو انکل سام کی گورنمنٹ کہا کرتے تھے۔ برٹش سپاہی "ٹامی" کے نام سے معروف اور مشہور ہے۔

شراب اور نشانہ بازی

انسانی دماغوں اور اعصاب پر جو اثر شراب کا ہوتا ہے اُس کی بابت برٹش بحری محکمہ کی تحقیقات سے بخوبی روشن ہو جاتا ہے۔ اُنہوں نے نشانہ بازی کے معاملہ میں اس کا تجربہ کیا ہے۔ چنانچہ امیر البحر جیلیکوے سکاٹ اور ینگ ہال صاحبان کا تجربہ ذیل میں درج ہو۔ اُنہوں نے چیدہ چیدہ آدمی نشانہ باز لئے جو شراب نہیں پیا کرتے تھے۔ اور اُن سے ہدف پر نشانے لگوائے ایسے سو نشانہ بازوں میں سے اسی (۸۰) نے ٹھیک نشانہ لگایا۔ پھر اُن کو شراب پلائی گئی اور اُن سے نشانے لگوائے گئے۔ اس حالت میں ۵۲ نشانے ٹھیک آئے دوسری بار شراب پلائی گئی تو چالیس نشانے درست بیٹھے۔ ان تجربات سے یورپ کے جنگ میں اب بحری اور بری افواج کے اندر شراب کی بالکل ممانعت کر دی گئی ہے لیکن کیا سویل لائف میں بھی یہی معیار اور قاعدہ جاری ہو کر مفید ثابت نہیں ہو سکتا؟

چاء نوشی کا وقت

ہمارے ملک میں چاء نوشی کا رواج بکثرت ہوتا جارہا ہے

ہر درجہ اور ہر قسم کے لوگ چاء کو بڑی چاہ سے پیتے ہیں بعض ہر کھانے کے ساتھ چاء نوشی کرتے ہیں بعض صرف سہ پہر کے ناشتہ کے وقت اور بعض رات کو کھانے کے بعد چاء استعمال کرتے ہیں۔ ایسا ہی متفرق بڑے بڑے ملکوں میں بھی خاص خاص وقت پینے کا دستور ہے۔ مگر بعض ممالک میں پانی کی بجائے چاء پیتے ہیں۔ چنانچہ روس میں اور یورپ کے بعض دیگر حصص میں چاء رات کے کھانے کے بعد گول کمرے میں پیش کی جاتی ہے یا جس وقت کسی کا جی چاہے وہ چاء پی سکتا ہے یا ہلکی ٹانک یا مقوی کی طرح اس کو استعمال کرتے ہیں۔ مگر تعجب کی بات ہے کہ رات کے وقت چاء پی کر انہیں نیند کس طرح آتی ہے؟ چین اور جاپان میں روس کی بہ نسبت بہت زیادہ چاء پی جاتی ہو اور جس طرح سے کوئی روسی دور کا سفر بغیر سماوار کے نہیں کرتا اسی طرح چین میں کوئی شریف آدمی چاء کے ڈبے اور اس کو تیار کرنے کے دیگر سامان کے بغیر سفر نہیں کرتا۔ چین میں مثل مشہور ہے کہ چاء کے نوش آدمی جلد لنگڑا ہو جاتا ہے اور چینی خوبصورتی کے حق میں یہ احساس کیا جاتا ہے کہ بکثرت چاء نوشی جوان کو برباد کر دیتی ہے۔ اکثر امریکن لوگ رات کے کھانے کے وقت یا اُس کے بعد کافی کے عوض میں چاء پینے کو گنوارپن سمجھتے ہیں۔ اور بہت تھوڑے ایسے ہیں کہ ٹفن کے سوائے صبح چاء ہی چاء پیتے ہوں اور چونکہ چاء کی خوشبو اور اثر اس وقت بہت مل خوش کن ہوتی ہے جب وہ کھانے کے بعد یا چلے یا کسی اور وقت استعمال کی جاتی ہے۔ اس لئے اکثر انگریز اور امریکن سہ پہر کو یا چار پانچ بجے چاء پیا کرتے ہیں

الہ آباد کا ایک پرانا باشندہ

پاؤنیر اخبار الہ آباد کے مسٹر جان چارلس جارڈن صاحب کی وفات کی خبر دیتا ہوا جو ۱۲ فروری سنہ رواں کو وقوع میں آئی ہے کہتا ہے کہ وہ الہ آباد کا بہت ہی پرانا باشندہ تھا۔ وہ جمنا کے امریکن پریسبیٹیرین مشن سکول کا تعلیم یافتہ تھا۔ پادری جوزف وارن صاحب جو امریکہ سے بطور مشنری الہ آباد آئے تھے۔ وہ اپنے ساتھ چھوٹا سا پریس بھی لائے تھے۔ اور اُس کو کرسچن کمپونڈ میں قائم کیا تھا۔ صاحب موصوف نے نوجوان جارڈن کو اپنا شاگرد بنایا اور اُس کو چھاپہ کا کام سکھلایا۔ سب سے پہلی کتاب جو اس پریس میں ان دونوں کی مشترکہ محنت سے طبع ہوئی وہ جان براؤن آف ہیڈنگٹن کا پرسبیٹیرین سوال وجواب تھا۔ مسٹر جارڈن کی دانائی دستکاری اور اعتبار اسقدر صاحب موصوف کے دل میں گھر کر گیا تھا کہ اُنہوں نے مسٹر جارڈن کو ہی اس کا مختار کر دیا۔ بعدہٗ مشن نے وہ پریس مسٹر جارڈن اور مسٹر کیلب کو ہی دے دیا۔ یہ دونوں شخص پادری جوزف وارن صاحب کے شاگرد تھے۔ ساٹھ سال سے زیادہ عرصہ تک مسٹر جارڈن بلاناغہ ہر روز پریس میں مشغول رہے۔ مگر صرف غدر کے وقت پر وہ غیر حاضر رہے۔ جو لوگ مسٹر جارڈن سے واقف تھے وہ اس کی بڑی عزت کرتے اور اعتبار کی نگاہوں سے دیکھا کرتے تھے۔ اور اُن کے جنازہ پر وہاں کے تمام مسیحی حاضر تھے۔ اور جوانوں نے خود اُن کی تابوت کی گاڑی اپنے ہاتھوں سے کھینچی اور قبرستان

تک نے گئے - اور بڑے اعزاز کے ساتھ بڑے مجمع کے روبرو اس کو دفن کیا۔

فرانس میں امریکن فوجیں

جو فرانس کے ایک اخبار کے ایڈیٹروں میں سے ایک ہے امریکن جنگی امداد کے بارے میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ قبل ازیں کہ میں گزشتہ سال کے آخر میں فرانس سے روانہ ہوا امریکن فوجیں اور سامان جنگ فرانس میں برابر آتا رہا ہے - اور اُس نے اندازہ لگایا کہ اس سال کے شروع میں فرانس میں ۳ سے ۴ لاکھ تک امریکن سپاہی آچکے ہیں - جبکہ یہ یقینی امر ہے کہ ہم اس جنگ کی نہایت ہی خوفناک لڑائیوں کا نظارہ دیکھیں گے لیکن ساتھ ہی اس کو اسبات کا بھی یقین ہے کہ جرمن اس مغربی محاذ کو ہرگز توڑ نہ سکیں گے - کیونکہ جب وہ اب تک اُس فوج کے ہوتے ہوئے جو موجودہ فوج سے بہت کمزور تھی اس محاذ کو توڑ نہ سکے تو بھلا اب کس طرح اس کو توڑ سکیں گے - جبکہ اُن سے کہیں زورآور فوجیں اُس پر موجود ہیں۔

کثرت ازدواجی اور امریکہ

ایک امریکن اخبار راوی ہے کہ اس ابتلاء (آزمائش) کے زمانہ میں حامیان کثرت ازدواجی اپنا کام سرگرمی سے کرنے کی کوشش کر رہے ہیں - بعض غیر مذہبی اخبارات مسٹر بگھم ینگ کی ایک بیٹی کے مضامین شایع کر رہے ہیں جو کثرت ازدواجی کی حامی ہے - یہ خاندان ان لوگوں کے حملہ کا مرکز بنا ہوا ہے - جو سوسائٹی اور سچے مذہب کو تہ وبالا اور برباد کر دینے کے درپے ہیں - یہی اخبار لکھتا ہے کہ کثرت ازدواجی کی تاخت وتاراج سے بچنے کا صرف یہی علاج ہے کہ یونائیٹڈ سٹیٹس کی کانسٹیچوشن میں ایسی ترمیم کی جائے جس سے کثرت ازدواجی کی ممانعت ہو جائے - کانگرس کو تو اس جانب فوراً توجہ مبذول کرنا چاہیئے۔

کسی شئے کا وصف اس شئے کے قد کی بہ نسبت زیادہ ضروری ہے

کہتے ہیں کہ کوئی لڑکا جس کی عمر ۱۲ سال کی تھی چلتے چلتے کسی شخص کو فولاد کے ایک چھوٹے اور پتلے سے اوزار سے ایک موٹی سی ریل کو کاٹتے ہوئے دیکھ کر کھڑا ہو گیا - اور حیرانی سے پوچھنے لگا کہ کیا سبب ہے کہ یہ پتلا سا تیز لوہا ایسی موٹی ریل کو کاٹ رہا ہے ؟ اُس شخص نے جواب دیا یہ تو ایک آسان بات ہے یہ چیز تو سخت فولاد کا ہے اور ریل نرم لوہے کی اور یہ فولادی چیز اس کو بہ آسانی کاٹ ڈالیگا - لڑکے نے کہا تو اچھا آپ کا مطلب یہ ہے کہ کسی شئے کا وصف اُس کے قدوقامت کی بہ نسبت زیادہ ضروری ہے ؟ - اُس شخص نے جواب دیا کہ اصل بات تو یہی ہے - لڑکے نے پھر پوچھا - کیا یہ چیز ہمیشہ ہی سے ایسا سخت ہے ؟ یہ کہاں سے آیا ہے ؟ اُس شخص نے کہا ہرگز نہیں - یہ بھی اُسی پہاڑ سے نکالا گیا ہے جہاں سے یہ ریل کا لوہا آیا ہے - لیکن اس نے بڑی بڑی سختیاں سہی ہیں - نہایت درجہ کی حرارت کی آگوں سے یہ گذر چکا ہے - جہاں اس کے تمام نرم اجزا بھسم ہو گئے پھر اس کی یہ موجودہ شکل بنائی گئی اور آگ میں مناسب تاؤ دیا گیا - ایسی ایسی آزمائشوں سے گذر کر اب وہ اس قدر سخت ہو گیا ہے کہ اب وہ ایسی موٹی ریل کو بھی کاٹ سکتا ہے - لڑکے نے پھر دریافت کیا کیا اس کی قیمت ریل کی قیمت سے زیادہ ہے ؟ اس شخص نے کہا نہیں - لیکن اگر اس ریل کے ایسے چیز بنائے جائیں تو اس کی موجودہ قیمت سے بھی کہیں زیادہ قیمت بڑھ جائے گی -

اس گفتگو کے بعد وہ لڑکا وہاں سے روانہ ہو گیا اور چلتے چلتے اُن بعض بڑے بڑے آدمیوں کا خیال کرنے لگا - جن کی بابت اُس نے اکثر کتابوں میں پڑھا تھا - اور جو اُس کی نظر میں اس چیز کے سے دکھائی دیئے - جبکہ اور اُس ریل کے لوہے کی مانند بالکل نرم تھے - اُس کے دماغ میں موسٰے سقراط - لوتھر وغیرہ اور سب سے بڑھکر مسیح کی اوصاف کا نقشہ کھنچ گیا - اُس نے اپنے دل میں کہا - یہ سب خدا کی آزمائش کی سخت جلتی بھٹی میں سے ہو کر گزر چکے ہیں - وہاں اُن کی ساری میل خارج ہو چکی ہے - اور خصلت کا سب سے اعلیٰ وصف اُن میں باقی رہ گیا ہے - یہی وجہ ہے کہ اُن کی تاثیر آن کے زمانہ کی تمام خرابیوں کو چیر کر پار ہو گئی ہے - اور ہم اُن کو نہایت ہی بیشقیمت اور قابل قدر اور پیروی کے لائق سمجھتے ہیں - وہ جوش سے یہ بھی بول اُٹھا کہ میں بھی اُس فولادی چیز کی طرح بن سکتا ہوں اور کسی نرم ریل کے لوہے جیسے آدمی سے زیادہ قدر و قیمت کا ہو سکتا ہوں - میں اپنی تمام لیاقتوں کو آگ میں سے گذار دونگا اور وہ زیادہ کامل اور قیمتی بنجائیں گی - اور یوں بنی نوع انسان کا بہتر خدمت گذار بنجاؤنگا -

---

سوامی سندرسنگھ جنوبی ہند میں

ہمارے پیارے اور معزز بھائی سندرسنگھ کا ایک خط مورخہ ۲۲ فروری ہمیں موصول ہوا جسے پڑھکر نہایت خوشی ہوئی کہ خدا نے اپنے بندے سے کیسی خدمت لی اور اب بھی خدمت لے رہا ہے - ہماری دعا ہے کہ خدا اپنے فضل سے خداوند یسوع مسیح کے



ذریعہ سے اپنا پاک روح اُن پر اور اُن کے سامعین پر کثرت سے اُنڈیل دے۔ ہم ناظرین کے فائدہ کے لئے وہ خط بجنسہٖ یہاں درج کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں "میں فرصت پاکر عجیب اور یہاں کی پرانی کلیسیا کے مفید حالات لکھونگا۔ خدا کے فضل سے ہر جگہ بڑی بابرکت میٹنگیں ہو رہی ہیں۔ ہر طرف مسیحی نظر آتے ہیں۔ جدھر دیکھو گرجوں کی چوٹیاں دکھائی دیتی ہیں۔ اس طرف گاؤں کے گاؤں مسیحیوں کے آباد ہیں۔ یہاں پہونچ کر مسیحی مذہب کی بہار دیکھنے میں آئی۔ خدا کرے کہ کل ہندوستان میں یہی حالت ہو جائے۔ آمین۔

ہر ایک میٹنگ میں پانچ چھ ہزار آدمی حاضر ہوتے ہیں۔ ۲۴ فروری سے ۳ مارچ تک یہاں سیرین مسیحیوں کی کنونشن ہوگی۔ تیس ہزار (۳۰۰۰۰) مسیحی حاضر ہوں گے۔ یہ حالات پھر لکھونگا۔ اس وقت صرف اس بڑے کام کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ خدا کا شکر کرتا ہوں کہ مجھ نکمے نوکر کو یہاں لاکھوں مسیحیوں میں خدمت کرنے و پیغام دینے کا عمدہ موقعہ دے رہا ہے۔ یہاں مجبوراً مجھے انگریزی میں وعظ کرنا پڑتا ہے کیونکہ کوئی ہندوستانی نہیں جانتا۔"

دو بیویاں رکھنے کا بُرا نتیجہ
جو شخص فطری گناہ کرتا ہے۔ فطرت اُس کو خود سزا دیتی ہے۔ دو بیویاں رکھنا فطری گناہ ہے۔ ہم دیکھتے ہیں اور ہمارا روزمرہ کا تجربہ ہے کہ جن لوگوں کے ہاں دو بیویاں ہیں وہ ہمیشہ طرح طرح کی مصیبتوں میں گرفتار رہتے ہیں کسی شہادت کی ضرورت نہیں۔ جتنی شہادت سب دے سکتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں اخباروں میں یہ خبر گشت کر رہی ہے کہ سشن جج سلہٹ نے پچھلے دنوں ایک مسلمان مزدور باشو بانجھی کو اس جرم میں پھانسی کی سزا کا حکم سُنایا تھا کہ اُس نے دو بیویوں کی روزانہ جھگڑے سے تنگ آکر مطابق بیان اخبار عام ایک کو جان سے مار ڈالا۔ لیکن ہائی کورٹ نے اس سزا کو کالے پانی میں بدل دیا ہے۔ مقدمہ کے حالات یہ ہیں کہ جب یہ شخص اپنی بیویوں سمیت کام سے واپس آیا تو دونوں بیویوں نے آپس میں اس بات پر جھگڑنا شروع کیا کہ گھر کا کام کون کرے۔ ملزم نے دق کر ان میں سے ایک کو مار پیٹ کر کے گھر سے نکال دیا۔ اگلے دن جب وہ واپس آئی تو معلوم ہوا کہ دوسری عورت کا گلا کٹا ہوا ہے۔ ملزم نے پہلے اقبال جرم کر لیا تھا پھر اُس نے واپس لے لیا۔ یہ دو بیویاں کرنے کی خرابی ہے۔

پلیگ کا نیا علاج
سول اینڈ ملٹری گزٹ کے ایک تازہ پرچہ میں میجر ای۔ اے سنوہو نے اپنا تجربہ بیان کیا ہے کہ چوہے تارکول کی بو کی برداشت نہیں کر سکتے اور نہ ہی اس کے مقابل میں کھڑے رہ سکتے ہیں۔ اس لئے پہلے تو یہ چاہئے کہ چوہوں کے سوراخوں کو پتھروں یا اینٹ کے روڑوں پر خوب تارکول لگا کر اُن سے بند کر دو۔ اور پھر جب کبھی کوئی چوہا پکڑا جائے تو اگر چوہیا ہو تو اُسے مار دو اور اگر چوہا ہو تو اُسے سیال تارکول میں تر کر کے گھر میں چھوڑ دو یہ چوہا جہاں کہیں جائیگا سب جگہ اس تارکول کی بُو پھیلا دے گا جس سے دق آکر باقی چوہے گھر چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔ یا وہ چوہا اوروں کو مار ڈالے گا۔

(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے)

کوہ کسولی میں ایک دیسی مسیحی بھائی کی بےنظیر مسیحی ہمدردی

اس جگہ میں ہمارے دیسی اور پردیسی مسیحی بھائی بھی بود و باش رکھتے ہیں۔ چنانچہ دو گرجا انگریزی اور ایک ہندوستانی گرجا بھی اس جگہ موجود ہیں۔ دیسیوں میں بپٹسٹ مشن کا کام پھیلا ہوا ہے حالانکہ سب دیسی مسیحی اور دوسری مشنوں کے اس جگہ رہتے ہیں لیکن سب۔ کہ سب بپٹسٹ مشن سے دلی انس اور محبت رکھتے ہیں۔ اور مل جل کر سب ایک ہی گرجا میں بزرگ پادری ایچ ولیم صاحب کے ساتھ عبادت کرتے ہیں اور ہر ایک امر میں شراکت و شامل رہتے ہیں۔

مسٹر ایم۔ الیعزر ٹھیکہ دار جو ہمارے ایک معزز دیسی عیسائی بھائی ہیں۔ اس جگہ ٹھیکہ داری کرتے ہیں اور ابتدائے آبادی چھاؤنی سے اسی جگہ آباد ہیں۔ مسٹر ممدوح کی دریا دلی اور نیک نیتی بیان سے بڑھ کر ہے۔ اگرچہ ہمارا ممدوح بھائی بپٹسٹ مشن کا ممبر نہیں ہے۔ بلکہ پلا متھ براورن ہے۔ لیکن مسیحی دلی جوش جیسا کچھ بھائی موصوف میں دیکھا گیا ہے۔ دوسروں میں کم ہوگا۔ بلکہ ایسا نہیں ہوگا۔ مسٹر الیعزر موصوف ہر ایک عیسائی بھائی کے ساتھ خواہ وہ کسی مشن کے کیوں نہ ہوں ہمیشہ اور ہر حالت میں پوری پوری ہمدردی کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ جیسا کہ عبرانیوں ۱۳ باب ۱۶ میں مرقوم ہے۔ آپ ہر سال بڑے دن کے موقعہ پر جو کچھ خدا اُن کو توفیق دیتا ہے۔ جو چیز گرجا میں عبادت خداوند کے لئے ضروری ہو اور گرجا میں موجود نہ ہو

خواہ وہ کیسی قیمتی ہو بھائی موصوف بخوشی گرجا میں دیکر فخر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ آرگن باجا جو صرف اس کے وقت بجتا ہے۔ اور گرجے کی دری۔ گرجے کا کلاک گیت اور بائیبلیں جن کی پلیٹ پر مسیحی بھائیوں کو عبادت کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ ان کے علاوہ اسی قسم کی بہت سی دیگر اشیاء جن کی خدا کے گھر (گرجا) میں اشد ضرورت تھی۔ ہمارے ممدوح و موصوف بھائی نے اپنی خداداد ہمت سے خود مہیا کر کے دیدی ہیں جن سے گرجا کی رونق دوبالا ہو گئی ہے۔ گذشتہ چند سالوں میں مسٹر ایم۔ ایلعزر ٹھیکہ دار موصوف برابر ساتمام مسیحی لڑکوں کو جو مشن اسکول میں تعلیم پاتے ہیں کتابیں اور کاپیاں مفت اپنی جیب خاص سے مرحمت فرماتے رہتے ہیں۔ ہمارے مہربان برادر مسٹر ایم۔ ایلعزر صاحب ٹھیکہ دار کا ہمیشہ یہی خیال رہتا ہے کہ اگر ہم نیکی کرنا جانتے ہیں اور جان کر نہیں کرتے تو یہ ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ جو کچھ ہم رکھتے ہیں وہ سب کچھ خدا ہی کا دیا ہوا ہے۔ اور اگر ہم باوجود وسعت رکھنے کے راہ خدا میں مسیحی بھائیوں کے لئے کچھ نہ کریں۔ تو یہ ہماری خودغرضانہ زندگی بسر کرنی ٹھیک بات نہیں ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

زندگی زندہ دلی کا ہے نام۔
مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں۔

ہمارے معزز برادر مسٹر ایم۔ ایلعزر ٹھیکہ دار کی نیک نگاہ ہمیشہ اس آیت کو مدنظر رکھتی ہے۔ اور ہر ایک مسیحی برادر کی ہمدردی کے لئے تیار رہتی ہے۔ جیسا کہ۔ (گلتیوں ۶ باب ۹ و ۱۰ آیت میں مرقوم ہے۔) ہم اچھے کام کرنے سے تھک نہ جائیں۔ کیونکہ اگر ہم سست نہ ہو جائیں تو بروقت کاٹیں گے۔ پس جہاں تک ہم کو فرصت ملے سب سے نیکی کریں۔ خاصکر اُن سے جو ایمان کے گھر کے ہیں۔

اسی کلام پاک کے مدعا کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے مسیحی بھائی مسٹر ایم ایلعزر ٹھیکہ دار مقیم کوہ کسول نے حال ہی میں ایک ایسی اہم ضرورت کو جو کوہ کسولی کے دیسی مسیحی بھائیوں کے لئے ضروری اور اشد ضروری تھی۔ اور جس کے لئے گذشتہ برسوں کے عرصہ سے سب مسیحی بھائی پریشانی اور ایذا برداشت کرتے تھے۔ یعنی جنازہ لے جانے والی گاڑی یہاں کوئی نہیں تھی اور مسیحی بھائیوں کو جنازے کو اٹھا کر پہاڑ کی ناقابل برداشت اترائی چڑھائی کی تکلیف قبرستان کے دُور دراز تمام راستے میں اٹھانی پڑتی تھی۔ ہمارے معزز مکرم بھائی مسٹر ایم ایلعزر ٹھیکہ دار موصوف نے اس ضرورت کو معلوم اور محسوس کر کے گاڑی مطلوب تیار شدہ سب مسیحی بھائیوں کو سپرد کر دی۔ اور مذکورہ بالا تکلیف ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سب مسیحی بھائیوں سے دور کر دی ہے جس سے ہم کوہ کسولی کے تمام دیسی مسیحی بھائی مسٹر ایم ایلعزر ٹھیکہ دار کے نہایت ہی ممنون اور مشکور ہیں اور دل سے شکر گزار ہیں۔

ہم خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اُس کی مخلوق میں ایسے ایسے باہمت اور نیک دل نیک نیت جوانمرد موجود ہیں جو قوم کی ضروریات کو محسوس کر کے سوتے نہیں رہتے۔ بلکہ اپنی نیک خیالی اور بیدار مغزی سے ہمت کر کے ہر ایک دشوار روک کو راستے سے ہٹاتے ہیں اور خداوند کی درگاہ میں تعریف کے مستحق ہوتے ہیں۔ مذکورہ بالا امورات مسٹر **ایم۔ ایلعزر** صاحب ممدوح کی **ہمدردی مسیحی** کا بڑا بھاری ثبوت ہے اور دیگر صاحب وسعت عیسائی برادران کے لئے قابل تقلید امر ہے **خدا اپنی برکات اپنے بندوں کو عنایت کرے اور ایسے ایسے افراد مسیحیوں میں پیدا کرے تاکہ اُس کا جلال زیادہ پھیلتا جاوے۔**

آمین۔ آمین۔ آمین۔

راقم چونی لال بپٹسٹ مشن کوہ کسولی۔

عشق الٰہی

مجھے اے مسیحا تری جستجو ہے
تڑپتا ہوں ہر دم تری گفتگو ہے
ترے در سے جاؤں کدھر کو مسیحا
کہ سارے جہاں میں فقط تو ہی تو ہے
گدا تیرے در پہ یہ کرتا صدا ہے
کہ چشمۂ حیواں صرف تو ہی تو ہے
ترے فیض نے کر دیا مجھ کو دوتا
چڑھا دار پر اور بہایا لہو ہے
مجھے اپنی رحمت سے مخمور کر دے
کہ روز قیامت کا مختار تو ہے
میں فرقت میں تیری ہوں سیماب سا
تڑپتا ہوں ہر دم نظر چار سو ہے
کر اب یاوری تو خدایا میری
گنہگار بی۔ ایم ترا مو بمو ہے۔

بی۔ ایم۔ کلارک۔ فورتھ ہائی کلاس
مشن ہائی سکول ڈسکہ۔

پلیگ کیلئے حفظ ماتقدم

ہمارے خیال میں پلیگ چھوت چھات والی ایک وبا ہے۔ اور سب سے اوّل اس

کا اثر چوہوں پر پڑتا ہے۔ جب وہ مرتے اور پریشان ہوکر گرتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پانی پینے کو جاتے ہیں۔ جس طرح کچلہ کا زہر کتا کو ستاتا ہے بجنسہٖ اسکا مریض بھی ویسے ہی پڑ رہتا ہے اور سراسیمہ حال ہوتا ہے۔ اول گلٹی بعد ازاں بخار نمودار ہوتا ہے جس کے نشانات بُن۔ ران اور بغل و گلا میں پائے جاتے ہیں۔

بغل کا پھوڑا اور منہ کا نہایت مہلک ہوتے ہیں میں نے دیکھا ہے کہ جن لوگوں کو دو دو تین تین پھوڑے نکلے تھے وہ موت سے بچ گئے۔ یہہ صرف خدا کی مہربانی تھی۔ مگر ایسے لوگوں کی زبان اکثر خراب ہوجاتی ہے۔ یعنی اُن کو لکنت ہوجاتی ہے بیمار آدمی کے اندر اس قدر گرمی ہوتی ہے کہ سمجھنا مشکل ہوتا ہے۔ کئی لوگ مختلف طرح سے علاج کرتے ہیں۔ کوئی گھی اور دودھ کی بھرتی کرتے ہیں کوئی گلٹی پر آک کے پتے اور دودھ لگاتے ہیں کوئی مشک کافور اور اجوائن سے علاج کرتے ہیں۔ یہہ سب خواہ کس طرح پر بھی درست ہوں۔ مگر سب سے بہتر اور عمدہ علاج گناہ سے توبہ اور پاکیزگی اور خیرات دینا ہُن ہے۔ اس کی طرف تو ہمارے لوگ ذرا بھر بھی نہیں سوچتے۔ تاہم صفائی بھی ایک بڑی ضروری بات ہے

گھروں کی صفائی اس طرح پر ہو کہ مکانات مثل شیشے کے چمکتے ہوں۔ مکانات ہوادار اور روشنی والے ہوں۔ بند اور گرم اور نمناک ہوکر مکانات میں یہ مرض بہت پھیلتا ہے۔ اسواسطے مکانات کو روشندان ضرور لگا دیں۔ بیماروں کو دوسرے آدمیوں سے دور رکھیں۔ علاج کے لئے فقط ایک آدمی آوے جاوے۔ اور وہ بھی ساری بستی میں گشت نہ لگائے۔ بلکہ بیماروں کے لئے بستی سے باہر دو میل پر چھپروں یا لانڈیوں کا بندوبست کرنا چاہئے ایک بیمار گاؤں کے آدمی دوسرے دیہات میں نہ آیا جایا کریں۔ اس سے یہہ موذی مرض بہت پھیلتا ہے۔ دیہات۔ قصبات کے کنوئیں فوراً صاف کرا کر اُن میں چونہ اور پھٹکری وغیرہ ڈالکر صاف کر دینے چاہئیں۔

گندی نالیوں کو بھی درست کر دینا چاہیئے۔ ایک تنگ نیبان کا کرتہ اور ایک تنگ نیبان کا پاجامہ اور موزے ہر وقت کسے رکھنے چاہئیں۔ تاکہ طاعونی پسوؤں کو بدن سے چمٹنے کا موقعہ نہ مل سکے۔ گھروں میں مٹی کا تیل در و دیوار پر چھڑکتے رہنا چاہئے۔ گوگل۔ حرمل۔ کافور کی دھونی بھی صبح و شام جاری رکھنی چاہیئے۔ چوہوں کے بل فوراً بند کرکے ان کو مار کر باہر پھینکنے کا انتظام کرنا چاہیئے۔ اور نماز و دعا میں ہر وقت مشغول رہنا چاہیئے۔

بدن بھی صاف ہوں اور کپڑے بھی پاکیزہ اور دل بھی ہر بدی سے پاک ہوں۔

کبھی کبھی بدن پر مٹی کا تیل ملتے رہنا چاہیئے۔ ہینگ اور مشک کافور یا فنائل کی گولیاں جیب میں ہر وقت ہوں۔ بیماروں اور اُن کے معالجوں اور تیمارداروں سے ہوسکے تو الگ ہی رہنا چاہیئے۔ بجائے بھاگنے اور کنوؤں پر جانے کے صفائی کو حد درجہ تک بڑھا دینا چاہیئے۔ طاعون ہم کو گناہ سے صاف ہوجانا اور بدن کو صاف رکھنا۔ اور اپنے من کو صاف کر دینا۔ اور فریب و بے ایمانیوں سے ہٹانے اور بچانے کے لئے خدائی اوزار ہے۔ جس کے ملے سوائے خاکساری اور عاجزی و توبہ کے اور کسی بات کی پیش نہیں چل سکتی ہے

پلیگ نہیں یہ خدائی قہر ہے
انساں کے بدن کو یہ بھاگنا زہر ہے

راقم۔ میر رحیم الدین برق از مجیٹھا ضلع امرتسر

پنجاب میں رنگروٹوں کی بھرتی

ماہ جنوری میں پنجاب کے اندر جو رنگروٹوں کی بھرتی ہوئی ہے اور جس کی تفصیل سرکاری طور پر مشتہر ہو چکی ہے وہ بڑی تسلی بخش اور حوصلہ افزا ہے۔

اس تفصیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ ماہ جنوری میں پنجاب کے اندر جنگی اور غیر جنگی رنگروٹوں کی تعداد ۱۳۹۵۱ تھی مقابل میں دسمبر کی ۱۱۱۵۸ تعداد کے۔ لیکن اگر دہلی اور میرٹھ کے رنگروٹوں کی تعداد بھی اس میں شامل کر لی جائے تو مقابل میں دسمبر کی تعداد ۱۱۵۴۳ کے جنوری کی کل تعداد ۱۳۸۰۲ ہو جاتی ہے۔ سنٹرل ریکروٹنگ بورڈ نے جو تعداد دکھائی ہے۔ وہ اور بھی زیادہ اطمینان دہ ہے۔ چنانچہ دسمبر کی تعداد ۱۲۰۵۹ کے مقابلہ میں ۱۵۴۵۴ رنگروٹ (یعنی ۱۳۸۰۴ جنگی اور ۱۶۵۰ غیر جنگی) بھرتی ہوئے۔ راولپنڈی میں ۲۷۷۹۔ لاہور میں ۳۰۴۱ جالندھر میں جو تیسرے درجہ پر ہے ۲۶۰۵ رنگروٹ بھرتی ہوئے۔ بلحاظ اضلاع ضلع گوجرانوالہ کا درجہ اول ہے یعنی کل تعداد رنگروٹوں کی ۱۰۹۱ ہے۔ فیروزپور ۸۸۶ تیسرے درجہ پر ضلع شاہپور ہے جس میں ۸۳۱ چوتھے درجہ پر جہلم ۷۹۸ اور پانچویں درجہ پر ضلع گورداسپور میں ۷۲۶ بھرتی ہوئے۔ دیسی ریاستوں میں سے ریاست پٹیالہ میں ۴۴۳ کپورتھلہ ۳۰۹۔ بہاولپور میں ۳۴۴۔ رنگروٹ ماہ جنوری میں بھرتی ہوئے۔ بلحاظ تناسب آبادی کپورتھلہ سب سے بڑھ گیا ہے یعنی ۱۲۲ میں سے ایک آدمی اس ماہ میں جنگ میں دیا گیا۔ (ایڈیٹر)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا ضرور حوالہ دیجئے۔ ورنہ عدم تعمیل شکایت معاف۔

منیجر نور افشاں۔ لودیانہ

رسید زر

پادری ایف جے نیوٹن ے
سی شپ ے
پادری ایچ ڈی سالک ے
مسٹر پی سی جارج ے
مسٹر ایشوری سنگھ ے
مسٹر آر سراج الدین ے
مسٹر ای نحمیا ے
ڈاکٹر انچارج ے
مسٹر دھرم جیت سنگھ ے
مسٹر بدھ رام ے
پادری جی ایم رگت ے
پادری ایچ ڈی گرسولڈ ے
پادری ہارن مل ے
پادری منگل مل ے
بابو جیجو لعل ے
مسٹر صادق مسیح ے
مس گوورڈیل ے
مس ینگ ے
مسٹر جے ولیم ے ۔ پادری این بسیائی ے
مسٹر جے ووڈ جی کارپنٹر ے ۔ بابو پیراں دتا ے
مسٹر غریب داس عہ مسٹر الفرڈ ای سنگھ ے

سہارنپور کنونشن

سہارنپور کنونشن ۲۴ سے ۲۹ اپریل ۱۹۱۸ء میں ہوگی۔ کنونشن کا مضمون یہ ہوگا۔ کلیسیائے ہند کے لئے ریوایول کی ضرورت ہے۔ دوسری اطلاعیں بعد میں شائع ہونگی۔

المشتہر:- مس اے ای موریس
سکرٹری کنونشن کمیٹی سہارنپور

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودھیانہ

قائم شدہ ۱۸۳۶ء

تسلی بخش انتظام

حرفتی کارخانہ۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے۔ مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلےٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۸ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ شرح خرچ خوراک ماہواری فی طالب علم للعہ فیس جماعت ماہواری فی طالب علم سرکاری شرح کے مطابق قیمت کتب وسٹیشنری علاوہ ہے۔ ہائی کے طالب علم ہر سکول کے حصول تعلیم مشن سکول میں حاضر ہوتے ہیں۔ سکول ہذا میں نہایت تجربہ کار زیر نگرانی نجاری اور مستری وغیرہ کا کام سیکھتے ہیں۔ کام حسب ترتیب تیار رہتا ہے۔ علاوہ ازیں جن لڑکوں کو کوئی کیمرہ وغیرہ بھی تیار ہو سکتے ہیں۔ کریکٹر لی عہ سے لعہ تک جن لڑکوں اعہ سے ماہ ہ مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں +

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے خوش وضع حوض عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید برآں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلےٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہٰذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر:- پرنسپل بیرنگ ہائی سکول
بٹالہ ضلع گورداسپور

باغ دل

ایڈیٹر مسٹر محمد اسماعیل صاحب

چندہ سالانہ ۸ اگر دو یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو عہ ہوگا فی کاپی۔

المشتہر۔ ای ایم ویری ڈی ڈی منیجر لودیانہ

کرسچن بک سٹور لودیانہ

یہاں مسیحی علم ادب کی کتابیں فروخت ہوتی ہیں جو اردو اور پنجابی زبانوں میں امریکن ٹریکٹ سوسائٹی پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی اینڈ نارتھ انڈیا کرسچن ٹریکٹ سوسائٹی کی طرف سے شائع ہوتی ہے۔ فہرست کتب کے لئے درخواست بحضور مینیجر پادری ای ایم ویری صاحب لودیانہ پنجاب۔

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو بزبان انگریزی اور رومن اردو الٰہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن ہیرلڈ کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں۔ چندہ سالانہ حسب تخفیف خریداران ۱۲ سے ۳ تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہنسوا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک عہ
ہندوستان و پنجاب سے مع محصول ے
غیر ممالک سے ۱۲

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا آٹھواں حصہ	۸؍	ے	لعہ
چوتھائی کالم	ے	لعہ	عسہ
نصف کالم	لعہ	عسہ	ویسہ
پورا کالم	عسہ	صیہ	ہ
پورا صفحہ	ہ	صعہ	اصہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۳ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ:- نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی باورچیا۔